۱۱

گرمی

علّامہ محوؔی صدیقی

پہلی بات

آج کل اطراف کے زمینی اور فضائی ماحول کی خرابی کی وجہ سے پوری دنیا میں گرمی کے شدید طور پر بڑھ جانے کی شکایت عام ہوگئی ہے۔ اس صورت حال کو عالمی حرارت افزونی یا گلوبل وارمنگ کہتے ہیں۔ یہ واقعہ زمین پر موجود ہوا میں کچھ خاص گیسوں کے بڑھ جانے سے ظہور میں آتا ہے اور اس کے شدید اثرات انسانی زندگی پر پڑتے ہیں۔ ماحول کی گرمی موسموں پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ سردی اور بارش کے موسم کی ٹھنڈک کم ہوجاتی اور ہر موسم میں گرمی کا احساس ہوتا ہے۔ گلوبل وارمنگ پہاڑوں پر جمی ہوئی برف کو پگھلا کر دریاؤں اور سمندروں میں طوفانی کیفیت پیدا کر دیتی ہے۔ موسموں کے زمانی تعین میں فرق آ جاتا ہے۔ فصلوں اور دوسری پیداواروں کو نقصان پہنچتا ہے۔ نظم 'گرمی' میں بتایا گیا ہے کہ انسانوں اور حیوانوں وغیرہ پر اس موسم کے اثرات کیا ہوتے ہیں۔

جان پہچان

اس نظم کے شاعر علّامہ محوؔی صدّیقی کا اصل نام محمد حسین صدّیقی تھا۔ وہ ۱۵ر مئی ۱۸۹۱ء کو لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم انھوں نے گھر پر حاصل کی پھر لکھنؤ کے مشہور مدرسۂ نظامیہ میں داخل کیے گئے۔ اس کے بعد بھوپال آ کر انھوں نے فارسی کی تعلیم مکمل کی۔ انھوں نے صحافت کو اپنا پیشہ بنایا اور ترجمے کا کام بھی کیا۔ پھر کانپور کے ایک مدرسے میں مدرّس رہنے کے بعد وہ مدراس پہنچے اور وہاں یونی ورسٹی میں لیکچرر ہوئے۔ ان کا انتقال ۱۹ر نومبر ۱۹۷۵ء کو بھوپال میں ہوا۔ محوؔی صدّیقی نے بچوں کے لیے بھی بہت سی نظمیں لکھی ہیں جو 'بالک باغ' کے نام سے شائع ہوئیں۔

کیا ہی گرمی پڑ رہی ہے آج کل
کل نہیں ملتی کسی کو ایک پل

تپ رہی ہے ریت ، پتّھر گرم ہیں
گھر کی دیواریں ، چھتیں ، در گرم ہیں

لوٗ کچھ ایسی گرم ، جھلسا دے ہمیں
دھوٗپ ایسی تیز ، پگھلا دے ہمیں

سیر کو باغوں میں کوئی جائے کیا
چل رہی ہے گرم شعلہ سی ہوا

ہوتا ہے چھڑکاؤ اکثر شام کو
صحن میں ٹھنڈک نہیں ہے نام کو

لو اِدھر چھڑکا ، اُدھر سوٗکھی زمیں
کیوں نہ ہو ، دن بھر کی پیاسی تھی زمیں

پیتے ہیں شربت کا جب ٹھنڈا گلاس
تب کہیں جاکر بجھے دم بھر کو پیاس

ہر بچھونا ، چارپائی گرم ہے
چادریں ، تکیے ، رضائی گرم ہے

ہم رہے بے چین آدھی رات تک
تب کہیں مشکل سے جھپکی ہے پلک

ندّیاں سوٗکھی ہیں ، نالے خشک ہیں
کھیت اور باغوں کے تھالے خشک ہیں

سوٗکھ کر کانٹا ہوئے ہیں جانور
ہے بلا کی پیاس ، گرمی اس قدر

تپ رہے ہیں آگ سے سارے پہاڑ
جل رہے ہیں دھوٗپ کے مارے پہاڑ

دور ہو اللہ ، یہ گرمی کہیں
مینہ پڑ جائے تو کچھ تر ہو زمیں

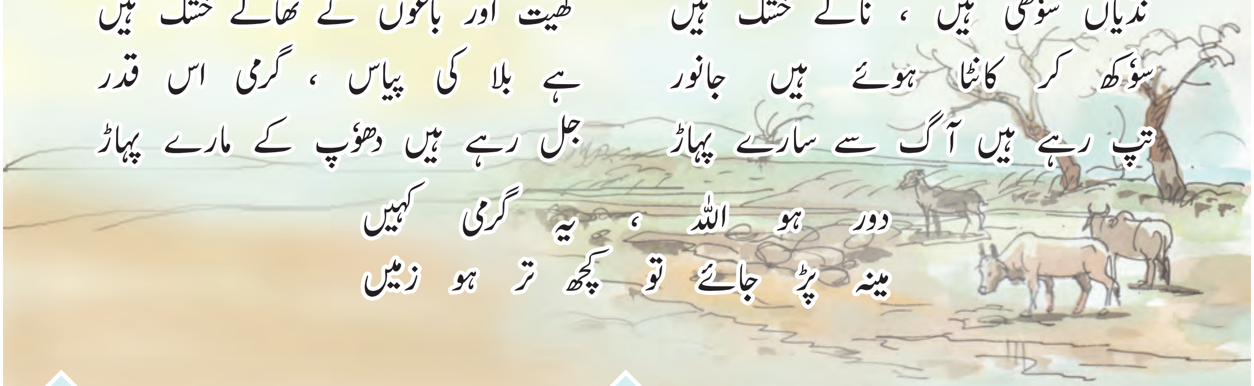

خلاصۂ کلام

اس نظم میں گرمی کے مختلف اثرات بیان کیے گئے ہیں کہ اس موسم میں گھر، باغ، جنگل، پہاڑ اور ندی نالوں کی کیا صورت ہو جاتی ہے۔ گرمی کی شدت سے جانور اور پیڑ پودے سوکھ جاتے ہیں۔ شدید پیاس لگتی ہے اور بار بار پانی پینے سے بھی نہیں بجھتی۔ دن میں سخت دھوپ ہوتی ہے اور رات میں لو کے جھکڑ چلتے ہیں جس سے جانداروں کی نیند خراب ہوتی ہے۔ گرمی سے تنگ آ کر سب دعا کرتے ہیں کہ اے خدا ایسی گرمی سے ہمیں نجات دے۔

معنی و اشارات

کیا ہی	کتنی، بہت	سوکھ کر کانٹا ہونا	بہت دبلا ہو جانا
کل نہیں ملتی	چین نہیں آتا	بَلا کی	بہت زیادہ
نام کو	ذرا سا	تھالے	درختوں، پودوں کے گرد وہ گڑھے جن میں پانی بھرا ہوتا ہے۔
پلک جھپکنا	اونگھ آ جانا		

مشق

ایک جملے میں جواب لکھیے:

۱۔ محوی صدیقی نے بچوں کے لیے کون سی کتاب لکھی؟
۲۔ گرمی میں گھر کی کیا حالت ہوتی ہے؟
۳۔ لوگ باغ کی سیر کو کیوں نہیں جا رہے ہیں؟
۴۔ گرمی پڑنے پر صحن کو ٹھنڈا کرنے کے لیے کیا کِیا جاتا ہے؟
۵۔ پہاڑوں پر گرمی کا کیا اثر ہوتا ہے؟
۶۔ شاعر نے گرمی سے نجات کی دعا کیوں مانگی؟

مختصر جواب لکھیے:

۱۔ چھڑکاؤ کے فوراً بعد زمین کیوں سوکھ جاتی ہے؟
۲۔ گرمی کی راتوں کے بارے میں شاعر نے کیا کہا ہے؟
۳۔ گرمی میں نالوں اور کھیتوں کی کیا حالت ہے؟

نظم کی مدد سے اشعار مکمل کیجیے:

۱۔ ہوتا ہے چھڑکاؤ اکثر .... کو
۲۔ ندّیاں سوکھی ہیں نالے .... ہیں
۳۔ سوکھ کر کانٹا ہوئے ہیں ....
۴۔ تپ رہے ہیں آگ سے سارے ....

تلاش و جستجو

نظم کی مدد سے نیچے دیے ہوئے الفاظ کی ضد لکھیے:

دن صبح سردی تر آج چھاؤں

زورِ قلم

اس نظم میں بتایا گیا ہے کہ گرمی مختلف چیزوں پر کس طرح اثر انداز ہوتی ہے۔ انھیں اپنے لفظوں میں لکھیے۔

سرگرمی / منصوبہ:

گرمی کے موسم میں پائے جانے والے پھلوں کے نام اپنی بیاض میں لکھیے۔

اضافی معلومات

روزمرہ:

نظم 'گرمی' کے ان پانچ مصرعوں کو پڑھیے:

۱۔ کل نہیں ملتی کسی کو ایک پل

۲۔ صحن میں ٹھنڈک نہیں ہے نام کو

۳۔ تب کہیں جا کر بجھے دم بھر کو پیاس

۴۔ سوکھ کر کانٹا ہوئے ہیں جانور

۵۔ ہے بلا کی پیاس، گرمی اس قدر

ان مصرعوں میں کل نہیں ملنا / سوکھ کر کانٹا ہونا محاورے ہیں اور نام کو / دم بھر کو / بلا کی لفظوں کے یہ مجموعے 'روزمرہ' کہلاتے ہیں۔

تلاش وجستجو

پڑھے گئے اسباق سے چند محاورے اور روزمرہ کے فقرے تلاش کر کے لکھیے۔